واہ رے مسلمان

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ

اللہ بزرگ و برتر کا احسان عظیم ہے کہ اُس نے مجھے یہ ننھے منے کتابچے لکھنے کی توفیق بخشی اور پھر ان میں اتنا اثر اور برکت دی کہ تقریباً نصف کروڑ افراد اِن کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ مختلف زبانوں میں تراجم کیے گئے۔ ہزاروں خطوط موصول ہوئے، لاکھوں بہن بھائیوں نے فون پر رابطہ کیا، ہزاروں بالمشافہ ملے اور بتایا کہ کس طرح اِن تحریروں نے اُن کی زندگی کا رُخ بدلا۔

o لاہور:- "بسنت سے پہلے میں چالیس ہزار روپے کی ڈور اور پتنگیں خرید کر لایا۔ ایک دوست نے "واہ رے مسلمان" پڑھنے کو دیا۔ پڑھتے ہی ڈوکاندار کے پاس گیا اور رقم واپس لے کر اللہ کی راہ میں دے دی"۔

o گوجرانوالہ:- "نماز جمعہ کے بعد ایک صاحب "ننھا مبلغ" تقسیم کر رہے تھے۔ میں بھی لیکر گھر پہنچا، بیٹی سے کہا پڑھ کر سناؤ، سُنتے ہی سب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ کل بیٹی کے جہیز کے لیے رنگین ٹی وی لانا تھا، اب اس نے لینے سے انکار کر دیا ہے۔ آپ کو مبارک ہو کہ آج کے بعد ہمارے گھر کبھی ٹی وی نہیں چلے گا"۔

o سیالکوٹ:- "کافی عرصہ منع کرتا رہا مگر بچے باز نہ آئے، آج آپ کا کتابچہ پڑھ کر انہوں نے ڈور اور پتنگوں کو آگ لگا دی۔ میری خواہش ہے کہ سیالکوٹ کا ہر فرد اسے پڑھے۔ آپ مجھے بیس ہزار کتابچے ابھی بھیج دیں"۔

o فیصل آباد:- "سلیم بھائی! تمام کتابچوں کے 500 سیٹ بھیج دیں۔ ایک دوست کی بارات میں پانچ سو مرد خواتین مدعو ہیں۔ میری خواہش ہے کہ میرج ہال کے گیٹ پر ہر مہمان کو لفافے میں پیک کر کے ایک ایک سیٹ تحفہ دوں"۔

o واہ کینٹ:- "میرے بھائی نے آپکا ایک کتابچہ پڑھا اور الحمد للہ اس دن سے کوئی نماز نہیں چھوڑی"۔

o بہاولپور:- "اتنا لمبا سفر کر کے صرف آپ کو مبارکباد دینے آیا ہوں اور یقیناً آپکو خوشی ہوگی کہ پچاس سال تک داڑھی مونڈتا رہا مگر اب الحمد للہ "شیطان سے انٹرویو" کی برکت سے پورے گھر کی کایا پلٹ چکی ہے"۔

o سعودی عرب:- "آپ کو دیکھنے سے پہلے ذہن میں ایک بوڑھے سے آدمی کا خاکہ تھا۔ بہرحال آپ کے صرف ایک کتابچے کی ایک لاکھ فوٹو کاپیاں جدہ شہر کے ایک ایک گھر، دوکان اور دفتر میں تقسیم کر چکا ہوں"۔

o انگلینڈ:- "35 سال سے یہاں مقیم ہوں۔ ایک دوست سے "اور میں مر گیا" سُنا، سُنتے ہی مجھ پر کپکپی طاری ہو گئی، سوچا یہاں تو بے شمار لوگ ہیں جو اُردو بول سکتے ہیں، پڑھ نہیں سکتے۔ وہ بھی سُنیں تو شاید کسی کی اصلاح ہو جائے۔ آپ تحریری اجازت نامہ بھیجیں تا کہ میں ان کے آڈیو کیسٹ بنوا کر یہاں تقسیم کروں"۔

آخر میں اُن تمام بہن بھائیوں کیلئے دُعاگو ہوں، جنہوں نے ان کتابچوں کی تقسیم میں خصوصی دلچسپی لی۔ اللہ تعالیٰ اس کام کو اُن سب کے لئے صدقہ جاریہ اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے، اللہ تعالیٰ میرے ماں باپ کی عمر میں خیر و برکت عطا فرمائے۔ (آمین)

محتاجِ دُعا و اِصلاح

سلیم شرف

موبائل: 0300-6404457

واہ رے مسلمان

میرا نام وِجے کمار! دھرتی ماتا ہندوستان کے شہر بمبئی کا باسی (رہنے والا)۔ بھگوان کی کرپا (مہربانی) سے وہاں ایک بہت بڑے پلازے کا مالک ہوں۔ پچھلے دنوں ایک دوست کی دعوت پر آپ کے شہر اور پتا جی (ابا جی) کی جنم بھومی (جائے پیدائش) لاہور آنا ہوا۔ من کی یہ اچھا (آرزو) بھی پوری ہوئی۔ اکثر اپنے بڑے بوڑھوں سے اس شہر کے تذکرے سنا کرتا۔ خصوصاً "جنے لہور نئیں ویکھیا او جمیا ای نئیں" یہ جملہ میری چنتا میں اور اضافہ کرتا۔ مگر یہاں آ کر دیکھا تو نقشہ ہی کچھ اور تھا۔

3 فروری 97ء کو میں نے لاہور کی پوتر بھومی (پاک سرزمین) پر قدم رکھا۔ اتفاق سے اس دن ملک میں عام چناؤ (انتخابات) ہو رہے تھے اور سارا شہر سنسان پڑا تھا۔ پہلے تو میں بہت گھبرایا کہ جیسے سنا تھا اس کے بالکل برعکس وہ گہما گہمی، افراتفری، تانگوں، رکشوں اور ویگنوں کی بھرمار، کچھ بھی نہیں تھا۔ اگلے دن پھر کوئی خاص رونق نہ تھی۔ ساری رات لوگ ٹی۔وی سکرین کے سامنے بیٹھے نتائج دیکھتے رہے۔ جن کے مطابق سابقہ پردھان منتری کی وِجے (فتح) یقینی نظر آ رہی تھی۔ اگلے دن ایک پارٹی والے سکون سے سوئے رہے جبکہ دوسرے باہر نہ نکلے۔ اس دن بھی کاروبار بند رہا۔

میں نے سارا دن مینار پاکستان، بادشاہی مسجد، شاہی قلعہ، اور شالامار باغ کی سیر میں

گزارا، پھر اسی رات ایک سٹیج ڈرامہ دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ بھگوان قسم! اتنی تو ہماری انڈین فلمیں بھی لچر نہیں ہوتیں، اتنی بیہودہ قسم کی جھلکیں، اسٹیج پر ایک دوسرے کو فحش قسم کی گالیاں، سچ کہتے ہیں کہ "دور کے ڈھول سہانے ہوتے ہیں" میں ہندوستان بیٹھا ساری عمر یہی سمجھتا رہا کہ پاکستان میں بہت پابندیاں ہوں گی، پورے ملک میں شراب دیکھنے کو نہیں ملتی ہوگی، نماز کے وقت کاروبار بند ہو جاتے ہونگے، عورتیں گھروں میں قید ہونگی اگر ضرورت کے وقت نکلتی بھی ہوں گی تو پوری طرح پردے میں لپٹی لپٹائی۔ تبھی تو اسے اسلام کا قلعہ کہتے ہیں مگر "راہ پیا جانے، واہ پیا جانے"۔ چاہے تمہیں برا لگے مگر میں تو آج سے اسے اسلام کا قلعہ نہیں بلکہ اسلام کے نام پر کلنک ہی کہوں گا کہ مجھ جیسا پاپی جو شراب کے بغیر ایک گھنٹہ نہیں رہ سکتا، وہ بھی اس اسلامی جمہوریہ پاکستان میں بہت خوش وخرم رہا اور ایک دن بھی میری روٹین خراب نہیں ہوئی۔

نماز کے وقت اسی طرح کاروبار چلتا ہے، بازاروں میں اسی طرح ریل پیل، اتنی زیادہ اذانیں دیئے جانے کے باوجود کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ نہ ہونے کے برابر لوگ نماز پڑھتے ہیں بلکہ یہاں سے زیادہ مسجدیں تو ہندوستان میں آباد ہیں اور شاید تمہاری ہی مسجدوں کے بارے میں علامہ صاحب نے فرمایا تھا "مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے"۔ پھر یہاں کی فلمیں، ڈرامے، گانے، خوشی وغمی کی تقریبات خصوصاً "مہندی، مایاں، بارات، سالگرہ، اور عورتوں کا یوں بے پردہ پھرنا، یہ سب کچھ دیکھ کر یقین سا ہو گیا ہے کہ تم لوگ پہلے جنم میں ہندو تھے اور اگر برا محسوس نہ کرو تو اس جنم میں بھی بس معمولی سا فرق ہے، بھگوان نے چاہا تو جس ترتیب سے ہم کام کر رہے ہیں عنقریب یہ فرق بھی مٹا دیں گے۔ سچ پوچھو تو اتنے دن محسوس ہی نہیں ہوا کہ پاکستان میں ہوں یا ہندوستان میں۔

واپسی کا قصد کیا تو جن کے ہاں ٹھہرا ہوا تھا وہ اصرار کرنے لگے کہ " کچھ دن اور ٹھہر جاؤ، جمعہ کی رات ہمارا بسنت میلہ ہے۔ اللہ کی قسم! تم اپنی بسنت بھول جاؤ گے "۔ مجھے پہلے ہی بڑا تجسس تھا کہ بسنت سے پہلے اتنا کچھ ہو رہا ہے تو بسنت کے موقع پر کیا ہوگا۔ میں لاہور کے جس علاقے میں ٹھہرا ہوا تھا وہاں سارا دن بجلی کی آنکھ مچولی جاری رہتی۔ بجلی کی تاروں کا بار بار آپس میں ٹکرانا، وقفے وقفے سے دھماکوں کی آوازیں، لائٹ بند، پانی بند، مسجدوں میں وضو کیلئے پانی نہیں، چھتوں پر عجیب قسم کا شور، بار بار بجلی کے جھٹکوں سے اکثر کے ٹی۔ وی، فریج، موٹریں اور

پنکھے وغیرہ جل گئے مگر کوئی بھی اس زیادتی کے خلاف آواز نہ اٹھا سکا اس لئے کہ ہر گھر اس جرم میں ملوث تھا۔ خود واپڈا والوں کا گذشتہ سال 3 گرڈ اسٹیشنوں میں آگ لگنے سے تقریباً 11 کروڑ روپے کا نقصان ہوا۔ اس سال مزید "برکت" کی توقع ہے۔ اب تو لگتا ہے جیسے بسنت ہمارا نہیں بلکہ تمہارا ہی کوئی مذہبی تہوار ہے۔ خود حکومت بھی مجبور ہے کہ اگر اس پر پابندی لگائی تو بہت بڑا گناہ ہوگا، تبھی تو اتنا جانی اور مالی نقصان برداشت کر رہے ہو، اُلٹا بار بار ٹی وی پر اشتہار آ تا رہا کہ بسنت مناؤ ضرور، مگر فائرنگ نہ کرو۔ دیکھنا! کل کہیں یہ اشتہار آنا شروع ہو جائے کہ شراب پیو ضرور مگر غل غپاڑہ نہ کرو۔ بالکل اسی طرح جیسے تم لوگوں نے سود کو منافع کا نام دے کر حلال کرنے کی کوشش کی اور کامیاب ہو گئے۔ اب ہماری بسنت کو "جشنِ بہاراں" کا نام دے کر جائز ثابت کرنے کے لیے ایڑھی چوٹی کا زور لگا رہے ہو۔ میں پوچھتا ہوں یہ ہمیں دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہو یا اپنے مسلمان بھائیوں کو؟ سچ پوچھو تو تم لوگ اپنے اللہ اور اس کے پاک پیغمبر جنابِ محمد ﷺ کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہو، جن کی حرام کی ہوئی چیزوں کو مختلف حیلوں بہانوں سے یا نام تبدیل کر کے جس وقت چاہو آسانی سے اپنے لیے حلال کر لیتے ہو۔ بسنت سے تمہاری محبت اور عقیدت دیکھ کر میں دعوے سے کہتا ہوں کہ آئندہ سال تم اپنی آنکھوں سے اشتہاروں پر لکھا ہوا دیکھ لو گے۔

"میلہ بسنت شریف"

جمعرات کی صبح ہی بازاروں میں چہل پہل شروع ہو گئی، جیسے پورے شہر میں صرف ڈور اور پتنگوں کا ہی کاروبار ہوتا ہے، ہر شخص کے ہاتھ میں ڈور اور پتنگیں، کوئی خریدنے جا رہا ہے تو کوئی خرید کر لا رہا ہے۔ چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو ان کے قد سے بڑی پتنگیں والدین خود خرید کر دے رہے تھے۔ دوپہر کو دوکانیں بند ہونا شروع ہو گئیں۔ تمام بڑی بڑی شاہراہوں پر بے شمار بالکے (لڑکے) اونچے اونچے بانس پکڑے جن کے اوپر خاردار جھاڑیاں تھیں، پاگلوں کی طرح منہ اُٹھائے اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر اندھا دھند کسی نہ کسی کی کٹی ہوئی پتنگ کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔ ہر کٹی ہوئی پتنگ کے سواگت (استقبال) کیلئے ایک بہت بڑا جلوس موجود ہوتا۔ جو پتنگ کے زمین پر گرتے ہی اس کی ہڈی پسلی ایک کر دیتا۔ کافی دیر تک میں سڑک کے کنارے کھڑا یہ منظر دیکھتا رہا اور اس دوران چلتا ہی لگی رہی کہ ابھی کوئی نہ کوئی تیز رفتار گاڑی کسی نہ کسی

بچے کو روندتی ہوئی نکل جائے گی۔ ابھی ایک دن پہلے اک نوجوان پتی پتنی (میاں بیوی) موٹر سائیکل پر جا رہے تھے کہ ڈور پھرنے سے پتی کی شہ رگ کٹ گئی اور جونہی موٹر سائیکل قابو سے باہر ہوئی، دونوں پتی پتنی سڑک کے درمیان گرے اور پیچھے سے آنے والی ایک تیز رفتار ویگن نے دونوں کا کام تمام کر دیا۔

ڈور لگانے والے سارے شہر میں چھائے ہوئے تھے۔ 5 فروری کو کشمیریوں کے حق میں ہڑتال کا لاہوریوں نے بڑا فائدہ اُٹھایا۔ دوکانیں بند، کارخانے بند، تعلیمی ادارے بند، مکمل پہیہ جام، تمام چھوٹے بڑے بھی ڈور لگوانے میں مصروف، اچھے بھلے پڑھے لکھے اور امیر حضرات بھی اپنی گاڑیاں سڑک کے کنارے کھڑی کر کے کئی کئی گھنٹے اپنی باری کا انتظار کرتے رہے۔ کشمیریوں کی محبت تو تمہارے دلوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ تم لوگ یہاں ہڑتال مناتے ہو تو ہم تمہارا بہت مذاق اڑاتے ہیں کہ دیکھو ان بیوقوفوں کو کس طرح ٹائروں کو آگ لگا کر اپنے ہی آنے جانے والوں کا منہ کالا کرتے ہیں، شاید اسی لیے تمہارے دل بھی کالے ہو چکے ہیں اور تمہاری ایک ایک حرکت سے منافقت جھلکتی ہے۔ ہندوؤں کے مظالم کے خلاف ہڑتال کرتے ہو اور صبح جلسے جلوسوں سے فارغ ہو کر سارا دن گھر بیٹھ کر ہماری ہی فلمیں دیکھتے ہو۔ لعنت ہو ایسی ہمدردی پر اور ایسی منافقت پر۔

میں تو یہ سوچ کر پریشان ہوں کہ تم لوگ کاروبار کس وقت کرتے ہو، ابھی جمعہ کی چھٹی تھی پھر الیکشن کی چھٹیاں، 5 فروری کی ہڑتال، عید کی چھٹیاں، آج بسنت ہے اور کل پھر جمعہ۔ ہندوستان میں کوئی اتنے دن کاروبار بند رکھے تو اس کے بڑے بوڑھے اسے گولی سے اُڑا دیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ بمبئی میں ہمارے پتا جی کی ایک بہت بڑی دوکان "لالہ جی دی ہٹی" کے نام سے بہت مشہور تھی۔ مجھے نہیں یاد کہ پوری زندگی انہوں نے کسی دن دوکان بند رکھی ہو بلکہ تم لوگ حیران ہو گے اور شاید یہ بات سن کر کسی کو ہنسی بھی آجائے کہ لالہ جی کا جب آخری وقت تھا تو ہم تینوں بھائی ان کے چرنوں (قدموں) کے پاس ہی بیٹھے تھے۔ لالہ جی نے آخری مرتبہ آنکھ کھولی اور لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں بڑے بھیا کو آواز دی۔ جنہوں نے آنسو پونچھتے ہوئے جواب دیا جی لالہ جی، پھر بولے وجے بیٹا! میں نے کہا جی پتا جی، پھر چھوٹے بھائی رامیش کو آواز دی۔ اس نے بھی روتے ہوئے جواب دیا پتا جی میں بھی پاس ہی بیٹھا ہوں۔ لالہ جی جو

زندگی کی آخری سانسیں لے رہے تھے بڑے جوش سے گرجے، او کم بختو! سب یہیں بیٹھے ہو دوکان پر کون ہے؟

اے اسلامی جمہوریہ کے باسیو! پچاس سال ہوئے آج تک کسی "سیانے مسلمان" کی کھوپڑی میں یہ بات نہیں آئی مگر آج ایک بیوقوف ہندو کی یہ اُپدیش (نصیحت) پلے باندھ لو کہ اگر واقعی تمہیں کشمیریوں سے محبت ہے تو 5 فروری کو کام کر کے تمام دوکاندار، کارخانہ دار اور ملازم ایک دن کی بچت کشمیر بھیجو۔ مومنانہ فراست رکھنے والو! وہ تو وہاں علاج کیلئے ترس رہے ہیں، یتیم بچے ایک وقت کی روٹی کیلئے بلک رہے ہیں، بیوہ عورتوں کے پاس تن ڈھانپنے کیلئے کپڑا تک نہیں اور تم یہاں ٹائروں کو آگ لگا کر ان سے اظہارِ یکجہتی نہیں بلکہ اپنی بدبختی کا مظاہرہ کر رہے ہوتے ہو۔ ہم "بدمذہبوں" کو دیکھو! تم پتنگ بازی کیلئے ڈور کا دھاگہ، بھگوان مارکہ، پانچ پانڈہ، دو ریچھ، پانچ ریچھ، سات باز اور دو مور مارکہ، ہندوستان سے خریدتے ہو اور تم سے کمائی ہوئی دولت سے ہم کشمیریوں کے خلاف اپنی فوج کو مستقل چندہ بھیجتے ہیں۔ تم پان کھاتے ہو، پتنگیں اڑاتے ہو اور تمہاری ہی رقم سے ہم اگنی میزائل، ترشول، آکاش، ناگ، پرتھوی میزائل، طرح طرح کے مہلک ہتھیار اور بہت بڑی سینا (فوج) تمہاری ہی ضیافت کیلئے جمع کر رہے ہیں۔ "تہاڈیاں جُتیاں تہاڈے سر"۔ سنو! تمہارے علاوہ کسی اور ہمسایہ ملک سے ہماری دشمنی نہیں۔ یاد رکھنا! اگر یہ سب جدید ترین اسلحہ کام آئے گا تو صرف اور صرف تمہارے خلاف۔

پھر سنو! اگر تمہیں زعم ہے کہ ہندوستان جنگ کرنے کی پوزیشن میں نہیں اور ہندو سکھ فسادات سے اس کا زور ٹوٹ چکا ہے تو یہ تمہاری غلط فہمی عنقریب تمہیں لے ڈوبے گی۔ ہمارا آپس میں کوئی جھگڑا ہے بھی، تو ہم ٹھہرے دونوں کافر، تمہارے ہاں وھابی سنی فساد، شیعہ دیوبندی فساد، یہ کیا ہے؟ تم سب تو مُسلے (مسلمان) کہلواتے ہو۔ ایمانداری سے بتانا! تم ایک دوسرے کو ہندوؤں سے بھی بدتر نہیں سمجھتے؟ میرا تو تم نے یہاں بہت سواگت (استقبال) کیا، خوب سیوا (خدمت) کی اور آپس میں ایک فرقہ دوسرے سے سلام لینا بھی گوارہ نہیں کرتا بلکہ تمہاری اکثر مساجد میں دوسرے فرقے کے نمازی کا داخلہ ممنوع ہے۔ بتاؤ! اگر میں مسلمان ہونا چاہوں تو کس مسجد میں جا کر کلمہ پڑھوں؟ کیا کبھی سوچا! کن کے لیے ہے یہ آیت

"واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا"

تم مسلمان جتنا اس آیت کی خلاف ورزی کرتے ہو شاید ہی قرآن کی کسی آیت کے ساتھ تمہارا یہ رویہ ہو۔ جاؤ پہلے یہ تو فیصلہ کرو کہ تم میں سے مسلمان کون ہے۔ کوئی بدعتی ہے تو کوئی مشرک، کوئی گستاخ ہے تو کوئی کافر، اتنے فتوے جاری کرنے سے بہتر ہے ایک چھوٹا سا فتوی دے دو کہ پاکستان میں کوئی بھی مسلمان نہیں اور یہ سارے بدعتی، مشرک، گستاخ، اور کافر کان کھول کر سن لو کہ ہم صرف مناسب موقع کی تلاش میں ہیں۔ یاد رکھنا! ہمارے اگنی، ترشول، آکاش، ناگ، اور پرتھوی میزائلوں پر یہ نہیں لکھا ہوگا کہ یہ صرف دیو بندیوں کی مسجدوں پر ہی گریں گے یا کسی بریلوی محلے، وہابیوں کے مدرسوں اور امام بارگاہوں پر ہی گریں گے۔ سن رکھو! سب ملیا میٹ کر دیئے جاؤ گے۔ کوئی ایک رونے والی آنکھ باقی نہیں چھوڑیں گے۔ تمہارے بازوؤں میں اگر شکتی (طاقت) ہے تو آ جاؤ میدان میں، تمہارا "اسلامی بم" تو پتہ نہیں بنا کہ نہیں بنا مگر ہمارا ایک ہی "ہندوستانی بم" تمہارے لئے کافی ہوگا اور مت بھولو! کہ اس دفعہ ہمارے دو ہی نشانے ہوں گے اوّل مسجدیں اور مدرسے، دوم نوجوان لڑکیاں۔

معاف رکھنا! یونہی طبیعت میں تلخی سی آ گئی ورنہ تم لوگوں نے یونہی مشہور کر رکھا ہے کہ ہندو بڑی متعصب جاتی (قوم) ہے۔ میں ذکر کر رہا تھا کہ صبح ہی بازاروں میں رونق بڑھ گئی اور دوپہر کے بعد لوگوں نے دُوکانیں بند کرنا شروع کر دیں۔ آہستہ آہستہ سورج ڈھلنے لگا، پھر رات کیا ہوئی جیسے دن چڑھ گیا ہو۔ ہر مکان کی چھت پر بڑی بڑی سرچ لائٹیں، بڑے بڑے لاؤڈ اسپیکر، جن پر وقفے وقفے سے "بوکاٹا" کی آوازیں، ایک دوسرے کو جگتیں، غلیظ قسم کی گالیاں، مختلف انڈین گانوں کی آوازیں مگر کسی ایک کی بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی، جیسے اکثر تمہارے ہاں ٹریکٹر ٹرالی والوں نے لگائے ہوتے ہیں۔ پھر اندھا دھند فائرنگ، انتہائی جدید قسم کا اسلحہ، جس کی آواز میں عجیب قسم کی دہشت تھی اور شاید اتنی گولیاں ہمارے ہندو فوجیوں نے کشمیر میں نہ چلائی ہوں، جتنی تم نے اس رات چلا دیں۔ ایمانداری سے بتانا! جس قوم کے جسموں کا ایک ایک بال قرضے کے بوجھ تلے دبا ہو، کیا اسے شرم نہیں آتی کہ قرض لیا ہوا 70 کروڑ روپیہ صرف ایک رات میں ڈور اور پتنگوں پر اُڑا دے؟ کیا اُسے غیرت نہیں آتی کہ ان کی جوان بیٹیوں کا پیچ لڑانا، لڈی اور بھنگڑا ڈالنا ساری دنیا دیکھے؟

اچانک اطلاع آئی کہ فلاں چھت پر نامعلوم گولی لگنے سے ایک بہت ہی ایکسپرٹ

پتنگ باز "شہید" ہو گیا۔ شہید ہونے والے مجاہد کا جوش اور جذبہ ایمانی دیکھو کہ اس نے آخری سانس تک ڈور کو تھامے رکھا اور اس کے مرنے کے بعد دوسرے ساتھی نے وہی پیچ جاری رکھا۔

اسی طرح سلسلہ چلتا رہا اور بسنت کی پوری رات مسلمانوں نے "قیامُ الّیل" میں گزاری۔ اے شکل مومناں! اب تو تمہیں یہ کہتے ہوئے شرم آنی چاہئے کہ ہندو بہت سے خداؤں کو پوجتے ہیں۔ کیا تم ایک خدا کی پوجا کرتے ہو؟ تمہارا ایک خدا تمہیں ہر حال میں نماز پڑھنے کا حکم دیتا ہے تو دوسرا بسنت، سالگرہ، شادی اور مرنے کے موقع پر نمازوں میں چھوٹ دے دیتا ہے، تمہارا رمضان کا خدا اور ہے، عام دنوں کا اور، تمہارا رمضان والا خدا لگتا ہے بہت طاقتور ہے جس سے تم اتنا ڈرتے ہو۔ تمہارا ایک اللہ ہر جگہ موجود ہوتا ہے، دوسرا نہیں ہوتا، جس کی غیر موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے تم پاپ (گناہ) کرتے ہو۔

آہ! کبھی وقت تھا جب تم ہمارا مذاق اُڑایا کرتے تھے کہ ہندو لکڑی اور پتھر کے ان بتوں سے حاجتیں طلب کرتے ہیں جو کچھ نہیں جانتے۔ سناؤ! کیسا بدلہ لیا ہم نے، تم ہمارے معبودوں کے بارے میں کہتے تھے وہ کچھ نہیں جانتے اور ہم نے تمہارے بچے بچے کی زبان سے کہلوا دیا "خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانیں"۔ جاؤ! اپنے کسی مفتی سے پوچھو کہ گانے کے یہ بول زبان پر آنے سے کیا مسلمانی باقی رہتی ہے؟ اگر نہیں! تو آ جاؤ رام مندر تمہارا انتظار کر رہا ہے۔

ہماری بسنت سے تمہاری محبت کی انتہا ہے کہ اب یہ تہوار پورے ملک میں ایک دن نہیں منایا جاتا بلکہ مختلف شہروں میں جمعہ کے مختلف دن مقرر ہیں۔ بسنت جیسے تہوار کیلئے ایسا ہی متبرک دن ہونا چاہیے تھا اور پھر تمہاری مسلمانی کا پول بھی اسی دن کھلتا ہے جب ایک طرف پیچ لگا ہو اور دوسری طرف جمعہ کا خطبہ ہو رہا ہو پھر جمعہ کی "بوکاٹا" ہو جاتی ہے اور مسجدیں ویران ہو جاتی ہیں۔ یہاں چونکہ ہر کوئی مفتی ہے، اس لیے ہو سکتا ہے کسی نے فتوی دے دیا ہو کہ آج کے دن پتنگ اُڑانا" فرضِ عین "اور جمعہ" فرضِ کفایہ" ہے کہ محلے کے چند افراد پڑھ لیں تو سب کو کافی ہو جائے۔ کرکٹ میچ والے دن بھی تم لوگ اسی فتوی پر سختی سے عمل کرتے ہو۔ مجھے بتایا گیا کہ ایک شہر والے بسنت سے فارغ ہو کر دوسرے شہر والوں کا انتظار کرتے ہیں اور باقاعدہ دعوت نامے بھیجے جاتے ہیں، دعوتیں اُڑائی جاتی ہیں، بڑے بڑے ہوٹلوں کی چھتیں بک ہوتی ہیں پھر یہ بھی پتہ چلا کہ تم لوگ جیسے عید، شب بارات، اور شب معراج کے موقع پر اپنی بچیوں کو سوٹ

اور تحفے بھیجتے ہو، اب اسی طرح بسنت کے تہوار پر بھی یہ رسم شروع ہوگئی ہے۔

ہمارے پریم (محبت) میں تم لوگوں نے بسنت تو منانا شروع کر دی اور اس پریم میں ہم سے بھی آگے نکل گئے مگر مجھے یقین ہے کہ بسنت منانے والا کوئی مسلمان ایسا نہیں ہوگا جسے یہ معلوم ہو کہ ہم ہندؤوں نے بسنت منانا کیوں شروع کی اور یہ کس کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ شاید یہ بات کوئی بھی ہندو بتانا گوارہ نہ کرے اور میں بھی نہ بتاتا مگر چند دن یہاں رہ کر تمہارا نمک کھایا ہے اس لیے نمک حرامی نہیں کروں گا۔

لو سنو! ہمارے ایک بہت ہی قابل مورخ جناب ڈاکٹر بخشیش سنگھ نجار

B.S Nijjar

M.A., Ph.D. (History) M.A (Persian) M.A (Punjabi)

اپنی کتاب

"Punjab Under the Later Mughals"

(پنجاب آخری مغل دورِ حکومت میں)

میں لکھتے ہیں (یہ کتاب اب بھی پاکستان میں دستیاب ہے) جبکہ ذکریا خان (**1707-1759**) پنجاب کا گورنر تھا۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ "حقیقت رائے باکھل پوری سیالکوٹ کے ایک کھتری کا اکلوتا لڑکا تھا۔ حقیقت رائے نے نبی ﷺ اور حضرت فاطمہؓ کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کیے، اس جرم پر حقیقت رائے کو گرفتار کر کے عدالتی کارروائی کیلئے لاہور بھیجا گیا۔ جہاں اسے موت کا حکم سنایا گیا۔ اس واقعہ سے ساری غیر مسلم آبادی کو شدید دھچکا لگا۔ کچھ ہندو افسر ذکریا خان کے پاس گئے (جو اس وقت پنجاب کا گورنر تھا) کہ حقیقت رائے کو معاف کر دیا جائے لیکن ذکریا خان نے کوئی سفارش نہ سنی اور سزائے موت کے حکم پر نظر ثانی سے انکار کر دیا جس کے اجراء میں پہلے مجرم کو ایک ستون سے باندھ کر کوڑوں کی سزا دی گئی۔ جس پر پنجاب کی ساری غیر مسلم آبادی نوحہ کناں رہی"۔

حقیقت رائے کی یادگار (مڑہی) کوٹ خواجہ سعید (کھوجے شاہی) لاہور میں واقع ہے اور اب یہ جگہ "باوے دی مڑہی" کے نام سے مشہور ہے جہاں ہندو رئیس کالو رام نے بسنت میلے کا آغاز کیا۔ کالو رام کی یادگار بھی اسی علاقہ میں قبرستان کے ساتھ اب بھی موجود ہے۔

بھاٹی گیٹ سے 60 نمبر ویگن کا آخری سٹاپ بھی یہی ہے۔اس کتاب کے صفحہ 279 پر لکھا ہے کہ "پنجاب کا بسنت میلہ اسی حقیقت رائے کی یاد میں منایا جاتا ہے"۔

اب انتہا کی بے غیرتی ہے تمہارا بسنت منانا، کہاں گیا تمہارا ایمان؟ کہاں گیا تمہارا عشق رسالت؟، کیا تمہارا "مردہ ضمیر" تمہیں بسنت منانے پر ملامت نہیں کرتا؟ بتاؤ! اگر قیامت کے دن تمہارے نبی ﷺ نے اللہ کی عدالت میں تمہارے خلاف مقدمہ دائر کر دیا کہ اے اللہ! یہ ہیں وہ بد بخت جو مجھے اور میری پیاری بیٹی کو گالیاں دینے والے کی یاد مناتے رہے۔ ذرا سوچو! تمہارا رب تمہارا کیا حشر کرے گا؟ کیا پھر بھی تمہیں سورگ (جنت) ہی ملے گی؟ نہیں! آگ میں پھینکے جانے کے قابل ہو تم لوگ، مگر لگتا ہے تم لوگ بھی بھگوان کے سر سے پیدا ہوئے ہو کہ چاہے شراب پیو، زنا کرو، قتل و غارت کرو اور جو جی میں آئے کرو پھر بھی پوتر کے پوتر (پاک)۔ پھر ایک طرف پورا ملک سراپا احتجاج ہے کہ گستاخ رسول ﷺ کی سزا صرف اور صرف موت ہونی چاہئے اور دوسری طرف پورا ملک اپنے نبی ﷺ کے گستاخ، حقیقت رائے کی یاد کتنے زور و شور سے مناتا ہے۔ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ تمہاری ایک ایک حرکت سے منافقت جھلکتی ہے۔ تمہارے نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ: "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں (محمد ﷺ) اسے اس کے باپ، بیٹے، اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں"۔ اے نبی ﷺ کے متوالو! کیا اس حدیث میں لکھا ہے سوائے بسنت کے؟

"کچھ بھی پیغامِ محمد ﷺ کا تمہیں پاس نہیں"

آج کہاں ہے ہمارے ہیرو راج پال کا قاتل غازی علم دین، کاش! میری آواز اس تک پہنچ سکے کہ اے علم دین! آ دیکھ آج تیرے وہ شہر والے جن کو تو نے تختہ دار کے قریب رک کر کہا تھا کہ "لوگو! گواہ رہنا میں نے ہی راج پال کو حرمتِ رسول ﷺ کی خاطر قتل کیا تھا اور آج اپنے نبی ﷺ کا کلمہ پڑھتے ہوئے اپنی جان نثار کر رہا ہوں"۔ اے علم دین دیکھ! آج تیرے وہی گواہ تیرے نبی ﷺ کے گستاخ کی یاد کتنے زور و شور سے منا رہے ہیں۔

میں دعوٰی سے کہتا ہوں کہ ہم لوگ تم سے زیادہ قرآن و حدیث کا مطالعہ کرتے ہیں۔ بے شک ہم اعتراضات ہی ڈھونڈتے ہیں۔ تم بڑے لیکش (مسلمان) بنے پھرتے ہو،

ایمانداری سے بتانا! کیا تمہارا قرآن ایسی بسنت منانے والوں کو شیطان کا بھائی قرار نہیں دیتا؟ خیر! تم کیا جواب دو گے تم بے چاروں کو کیا پتہ کہ قرآن میں کیا لکھا ہے تم کون سا سمجھ کر پڑھتے ہو؟ پھر تمہارے نبی ﷺ نے کہا "مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں جسکے ایک حصہ کو تکلیف ہو تو سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے"۔ کیا آج تمہارے جسم کے حصے (کشمیر، فلسطین، چچنیا، بوسنیا اور افغانستان) تکلیف میں نہیں؟ کیا تم نے کبھی درد محسوس کیا؟ اے غیرتمند مسلمانو! ایک رات ٹی وی سکرین پر ایک کشمیری نوجوان ہندوستانی فوج کے مظالم کی بپتا (داستان) سنا رہا تھا کہ "ہمارا پورا گھرانہ ہندو فوجیوں نے مجاہدین کو پناہ دینے کے شک میں گرفتار کر لیا۔ ایک ہندو افسر نے میرے سامنے میری بہن کے سارے کپڑے اتار دیئے۔ وہ بے چاری چیخ چیخ کر دیا (رحم) کی بھیک مانگتی رہی مگر وہ شیطان قہقہہ لگا کر بڑی حقارت سے بولا! اے مسلم کنیا! (مسلمان لڑکی) آج اتنا چلا کہ تیری آواز محمد بن قاسم کی قبر کی دیواروں سے جا ٹکرائے، پھر اس ظالم نے میری آنکھوں کے سامنے میری بہن کو بالکل برہنہ کر دیا۔ کاش! یہ منظر دیکھنے سے پہلے میں مر گیا ہوتا۔ میں نے آنکھیں بند کر لیں۔ پاس کھڑے ایک ہندو فوجی نے میری آنکھوں میں برچھا مارا اور کہنے لگا دیکھ! اے سلطان ٹیپو کی اولاد آج تجھے یہ منظر دیکھنا پڑے گا۔ میں ہاتھ جوڑ کر کہتا رہا کہ اللہ کے واسطے! میری آنکھیں نکال دو، میری جان لے لو مگر میری بہن کو کچھ نہ کہو"۔

یہ منظر دیکھ کر بھگوان کی قسم! ہندو ہونے کے باوجود میری آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔ مسلمانو! تم میں تو شاید غیرت نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہی، تم میں اگر رتی بھر غیرت ہوتی تو چھوڑ دیتے ہمارے گانے سننا، چھوڑ دیتے ہمارے رسم و رواج، چھوڑ دیتے ہماری فلمیں دیکھنا اور چھوڑ دیتے ہماری بسنت منانا، مگر نظر یہی آتا ہے کہ تم میں صرف غیرتِ ایمانی کا ہی نہیں بلکہ غیرتِ انسانی کا بھی جنازہ نکل چکا ہے۔ مومنو! تمہاری غیرت کا اندازہ تو ہم نے اسی دن لگا لیا تھا جس دن ہم نے بابری مسجد کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی۔

"واہ رے مسلمان"

اُلٹا پاکستان کی گولڈن جوبلی منا رہے ہو۔ شرم نہیں آتی تمہیں، کس منہ سے جشن منا رہے ہو؟ پچاس سال بعد جو تمہاری حالت ہے مجھے تو بیان کرتے ہوئے شرم آ رہی ہے۔ تمہارا اب زمین کے اوپر رہنے سے زمین کے اندر جانا بہتر ہو گا۔ کیا تم وہی نہیں ہو جو آج سے پچاس

سال پہلے دن کو چیخ چیخ کر کہتے تھے "پاکستان کا مطلب کیا، لا الہ الا اللہ" اور راتوں کو سسکیاں بھر بھر کر اپنے رب سے ایک اسلامی وطن کی بھیک مانگا کرتے تھے؟ آج کہاں ہے "لا الہ الا اللہ"؟ مجھ سے سنو! دھوکہ دیا تم نے اپنے رب کو، اصل بات یہ تھی کہ ہندوستان میں تمہیں ہندو تنگ کرتے تھے، وہاں تمہاری دوکانیں اور کارخانے نہیں تھے، وہاں تمہیں ملازمتیں نہیں ملتی تھیں، وہاں تمہاری عورتیں اس طرح بازاروں میں بے پردہ اور آوارہ گھوم پھر نہیں سکتی تھیں، ورنہ کوئی محبت نہیں تھی تمہیں اسلام سے۔ بند کرو یہ دھوکہ دینا اور یہ نعرہ لگانا۔ اب ہم نے تمہارے لئے ایک بہت ہی موزوں نعرہ تجویز کیا ہے جو تمہاری پوتر (پاک) زبانوں پر بڑا جچے گا۔

پاکستان کا مطلب کیا " کھاؤ پیو تے برا ہے پیا "

پھر اتنے ڈھیٹ ہو کہ دھاکہ گنوا کر بھی تم نے اپنے چلن درست نہیں کئے۔ اب بتاؤ! اب کیا دینے کا ارادہ ہے؟ بھگوان نے چاہا تو میں ہندوستان پہنچتے ہی یہ اعلان کر دوں گا کہ ہندوستان والو خوشیاں مناؤ! چھوڑ دو اسلحہ بنانا، گھٹادو اپنے فوجی اخراجات اور کم کر دو اپنی فوج، اب پاکستان تم سے کبھی جنگ نہیں کرے گا۔ تم نے ثقافتی جنگ میں مسلمانوں کو عبرتناک شکست دے کر ان کے جذبہ جہاد کو خاک میں ملا دیا ہے۔ خوش ہو جاؤ! مسلمان اب جنگ کرنے کے قابل نہیں رہا۔

شور ہے ہو گئے دُنیا سے مسلماں نابُود — ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مُسلم موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود — یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کہ شرمائیں یہود

یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

صفہ اسلامک سنٹر، منیر چوک گوجرانوالہ Ph:733186
Fax:733187 E-Mail:suffah@hotmail.com